رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

قادیان دار الامان

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

ایڈیٹر غلام نبی

شرح چندہ پیشگی
سالانہ عہ
ششماہی ہعہ
سہ ماہی ۱۲
بیرون ہند سالانہ

قیمت ایک آنہ

تار کا پتہ الفضل قادیان

جلد ۲۷	۱۲ ربیع الثانی سنہ ۱۳۵۸ھ	یوم پنجشنبہ	مطابق یکم جون سنہ ۱۹۳۹ء	نمبر ۱۲۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

عربی اُمّ الالسنہ اور اصل الہامی زبان ہے

"زبانوں پر نظر ڈالنے سے یہ ثابت ہوتا ہے۔ کہ دُنیا کی تمام زبانوں کا باہم اشتراک ہے پھر ایک دوسری عمیق اور گہری نظر سے یہ بات بپایۂ ثبوت پہونچتی ہے۔ جو ان تمام مشترک زبانوں کی ماں زبان عربی ہے جس سے یہ تمام زبانیں نکلی ہیں۔ اور ہر ایک کامل اور نہایت محیط تحقیقات سے یعنی جبکہ عربی کی خوق العادت کمالات پر اطلاع ہو۔ یہ بات ماننی پڑتی ہے۔ کہ یہ زبان نہ صرف ام الالسنہ ہے۔ بلکہ الٰہی زبان ہے۔ جو خدا تعالےٰ کے خاص ارادہ اور الہام سے پہلے انسان کو سکھائی گئی۔ اور کسی انسان کی ایجاد نہیں۔ اور پھر اس بات کا نتیجہ کہ تمام زبانوں میں سے الہامی زبان صرف عربی ہی ہے یہ ماننا پڑتا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کی اکمل اور اتم وحی نازل ہونے کے لئے صرف عربی زبان ہی مناسبت رکھتی ہے۔ کیونکہ یہ نہایت ضروری ہے۔ کہ کتاب الٰہی جو تمام قوموں کی ہدایت کے لئے آئی ہے۔ وہ الہامی زبان میں ہی نازل ہو۔ اور ایسی زبان میں ہو۔ جو ام الالسنہ ہو۔ تا اس کو ہر یک زبان اور اہل زبان سے ایک فطری مناسبت ہو۔ اور تا وہ الہامی زبان ہونے کی وجہ سے وہ برکات اپنے اندر رکھتی ہو۔ جو ان چیزوں میں ہوتی ہیں جو خدا تعالےٰ کے مبارک ہاتھ سے نکلتی ہیں۔ لیکن چونکہ دوسری زبانیں بھی انسانوں نے عمداً نہیں بنائیں۔ بلکہ وہ تمام اُسی پاک زبان سے بحکم رب قدیر نکل کر بگڑ گئی ہیں۔ اور اسی کی ذریات ہیں۔ اس لئے یہ کچھ نامناسب نہیں تھا۔ کہ ان زبانوں میں بھی خاص خاص قوموں کے لئے الہامی کتابیں نازل ہوں۔ ہاں یہ ضروری تھا۔ کہ اقویٰ اور اعلےٰ کتاب عربی زبان میں ہی نازل ہو۔ کیونکہ وہ ام الالسنہ اور اصل الہامی زبان اور خدا تعالےٰ کے مونہہ سے نکلی ہے۔ اور چونکہ یہ دلیل قرآن نے ہی بتلائی اور قرآن نے ہی دعوےٰ کیا۔ اور عربی زبان میں کوئی دوسری کتاب مدعی بھی نہیں۔ اس لئے بداہت قرآن کا منجانب اللہ ہونا اور سب کتابوں پر مہیمن ہونا ماننا پڑا۔ ورنہ دوسری کتابیں بھی باطل ٹھیریں گی!!" (منن الرحمٰن تمہید صفحہ)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰ مئی ۱۹۳۹ء حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی رہی۔ الحمد للہ ٭

بیگم صاحبہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو آج شام کے وقت ہلکی سی حرارت ہوگئی۔ مگر عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ کے لئے دعا کرتے رہیں ٭

دعوت عامہ مقامی تبلیغ کے ماتحت آج خورشید احمد صاحب محلہ دار البرکات تبلیغ کے لئے روانہ ہوئے۔

آج مغرب کے بعد مہمان خانہ میں مجلس ارشاد کے زیر انتظام ماسٹر محمد ابراہیم صاحب کی صدارت میں جلسہ ہوا جس میں مولوی عبد الوہاب صاحب عمر نے موجودہ دُنیا میں طرز حکومت یعنی ڈکٹیٹر شپ اور جمہوریت کے نقائص اور فوائد پر تقریر کی ٭

آج بعد نماز عشاء مسجد محلہ دار الرحمت میں شیخ عبد القادر صاحب مبلغ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا ۱۶ مئی ۱۹۳۹ء کا خطبہ سنایا۔ اور چندہ پندرہ دن تبلیغ کے لئے وقف کرنے کی تحریک کی ٭

شام میں شاہی حکومت کے قیام کی تجویزیں

ترکی اور شامی حلقوں میں یہ افواہ بہت زوروں پر ہے۔ کہ شام میں [illegible] شاہت قائم کی جانے والی ہے۔ عربوں۔ ترکوں۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کا اس تجویز پر کامل اتفاق ہوگیا ہے۔ کہ موجودہ نظام حکومت کے بجائے وہاں ایک بادشاہ مقرر کیا جائے۔ باقی یہ سوال کہ بادشاہ کون ہو۔ اس کا ابھی تصفیہ نہیں ہوا۔ لیکن اس سلسلہ میں کئی لوگوں کے نام لئے جاتے ہیں۔ مثلاً سابق شریف حسین کے صاحبزادہ امیر زید۔ امیر فیصل آل سعود۔ عباس حلمی پاشا سابق خدیو مصر کا صاحبزادہ امیر سعید الجزائری۔ محمد عابد بک سابق صدر جمہوریہ شام۔ شاہ زوغو سابق شاہ البانیہ وغیرہ وغیرہ۔ لیکن شامی لوگ اس تجویز کے خلاف ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ یہ تجویز محض اس لئے اختیار کی جارہی ہے۔ کہ ان کی توجہ جہادِ آزادی سے پھیر دی جائے۔ جب تک ہمارے ملک کو کامل آزادی نصیب نہیں ہوتی۔ بادشاہ اور بادشاہی کا سوال ہی خارج از بحث ہے۔ فرانس کے سرکاری حلقوں میں یہ خبر ہے۔ کہ اگر کسی کو بادشاہ بنانا ہی پڑا۔ تو کسی بیرونی آدمی کو نہیں۔ بلکہ جمہوریہ شام کے کسی سابق صدر ہی کو بنا دیا جائے گا۔

ترکی کے خلاف جرمنی میں اظہار غیظ و غضب

کچھ عرصہ ہوا۔ حکومت ترکی نے آبنائے باسفورس کی ایک چھوٹی سی بندرگاہ جلجوق میں ایک جدید بحری مستقر بنانے کی تجویز کی تھی۔ اور جرمنی کی مشہور اسلحہ ساز فرم کرپ کے ساتھ اس کے ٹھیکہ کی گفت و شنید کی اجازت دی تھی لیکن یہ گفتگو بعض نامعلوم وجوہ کی بناء پر بند کردی گئی۔ اس پر جرمنی میں ترکی کے خلاف شدید غیظ و غضب کا اظہار کیا جارہا ہے۔ یہ ٹھیکہ جرمن ماہرین کے اندازہ کے مطابق ۲۵ لاکھ پونڈ کا تھا۔ اور اس قدر منافع والے کام سے محروم ہوجانے پر جرمنی کا غصہ میں آنا طبعی امر ہے۔ لیکن حکومت ترکی کا اس کے متعلق جواب یہ ہے۔ کہ اس نے محض گفت و شنید کا آغاز کیا تھا ٹھیکہ نہیں دیا تھا۔ اس لئے اس میں کوئی پہلو ایسا نہیں۔ جو مذموم ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معجون عنبری یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ حد نہایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے کہ بچپنے کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمایئے۔ اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپکے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنادیگی یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اسکے استعمال سے بامراد ہو کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی باہ ہے۔ اسکی صفت تحریر میں نہیں آسکتی تجربہ کرکے دیکھ لیجئے اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوا لیجئے۔ جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے۔ ملنے کا پتہ:۔ **مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر نمبر ۵ لکھنو**

کم از کم ایک احمدی بنانے کا وعدہ

اور

اس کے پورا کرنے کا آسان طریق

سال رواں میں کم از کم ایک احمدی بنانے کا جو وعدہ مخلصین جماعت نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور کیا ہے۔ اور جسے پورا کرنے کے لئے جد وجہد کر رہے ہیں۔ اس میں کامیاب ہونے کے لئے سید عبد الشکور صاحب اکھنور ریاست جموں نے اپنے تجربہ کی بنا پر یہ مؤثر صورت اختیار کی ہے۔ کہ ایسے احباب کے نام جو ضد اور تعصب سے علیحدہ ہو کر غور و فکر کرنے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ تھوڑے تھوڑے عرصہ کے لئے اخبار "الفضل" جاری کرادیا ہے چنانچہ مرزا محمد عنایت اللہ صاحب سکرٹری جماعت احمدیہ اکھنور ریاست جموں لکھتے ہیں۔

سید عبد الشکور شاہ صاحب نے وعدہ کیا تھا۔ کہ میں انشاء اللہ سال میں ایک نیا احمدی بناؤں گا۔ سو وہ ویسے بھی کوشش کر رہے ہیں مگر وعدے کے ایفا کے لئے ان کا خیال ہے۔ کہ ان اشخاص کے نام جن کو وہ تبلیغ کر چکے ہیں "الفضل" اپنی گرہ سے ایک ایک ماہ کے لئے جاری کرا دیں۔ لہذا مندرجہ بالا تین اشخاص کے نام الگ الگ ایک ماہ کے لئے اخبار جاری فرمادیں۔

دوسرے ذی استطاعت اصحاب کو بھی اس طریق پر عمل کرنا چاہئے۔ خاص کر ان اصحاب کو جنہیں دوسرے اشتغال کی وجہ سے کم وقت ملتا ہے۔ (مینجر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء فارم (۱)

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی زمان ولد غازی ذات بلوچ سکنہ کنڈل شیر دانہ تحصیل جھنگ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۱/۶/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرض خواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۵/۱۰/۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء فارم (۱)

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ مسمی داد و نواب ولد شادو ذات ملک سکنہ میرک سیال تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام جھنگ درخواست کی سماعت کے لئے مورخہ ۲۱/۶/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور صدر جھنگ کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۵/۹/۳۹

(دستخط) خان بہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ

(بورڈ کی مہر)

495

دوستوں کے شدید تقاضہ پر حیرت انگیز رعایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کارخانہ دوستوں کے شدید تقاضہ پر سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے اس سلسلہ میں اب یہ رعایت ۵ و ۶ و ۷ جون ۱۹۳۹ء کو دی جارہی ہے اسلئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس سنہری موقعہ سے نہ صرف آپ خود ہی فائدہ اُٹھائیے۔ بلکہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کیجئے!!

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا۔ ابتدائی موتیابند وغیرہ۔ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں تو موتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی یہ موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اسباب کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا موتی سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے۔ اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پُرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کردیں۔ نیز ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے
جناب ڈاکٹر سیّد رشید احمد صاحب ایس اے

ایس۔ آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپ کی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا۔ اور انہیں اس اکسیر سے بے حد فائدہ ہوا۔ جس کے لئے میں آپ کو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی پی بھیجدیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل جزاء شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ یاقوت وغیرہ

اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب ضعف ہاضمہ قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا۔ دل کی دھڑکن سر کا چکرانا آنکھوں میں اندھیرا آجانا بے چینی سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کیلئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۲ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر نذیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۲ سال سے متجاوز ہوچکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ آپ ایکبار ضرور تجربہ فرمائیے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بناکر زندگی تلخ کردیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے قیمت تین روپے نصف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں۔ جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے ایکروپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کرلیجئے گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اُترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد۔ گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد۔ قولنج کے درد۔ جگر کے درد۔ گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے۔ ناسور۔ جلے ہوئے آبلوں۔ تلی بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات بر چٹہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمائیے۔ قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ۔

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کے لئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرے زرد دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آجاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو۔ ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے۔ محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باؤ گولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ جی کا متلانا۔ اسہال۔ ریاح کھانسی دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی۔ انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایک دن گھر کا پاخانہ صاف نہ ہو۔ تو تمام گھر کی فضاء اس قدر خراب ہوجاتی ہے کہ ناک میں دم آجاتا ہے۔ یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہوجاتا ہے اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے۔ قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں۔ ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔

ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایکروپیہ

محصول ڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بُری بلا ہے۔ علاوہ روپے کے نقصان کے یہ انسانی صحت کا بھی ستیاناس کردیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے۔ پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلا دیں گی قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ۔ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے۔ ہم نے بڑے تجربے کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے۔ جو خدا کے کرم سے دو ہفتے کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے۔ قیمت تین روپے۔ نصف قیمت ایکروپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہوجاتے ہیں۔ یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے اور بڑی عمر والوں کے لئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں بہت مفید ہے۔ قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصول ڈاک علاوہ۔

بال اُڑانیکی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہوجاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے۔ محصول ڈاک علاوہ

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایکروپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے۔ قیمت دو روپے رعایتی ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ!

بست سلاجیت خالص

... زکام۔ کھانسی۔ دمہ اور عام کمزوری کیلئے مسلمہ چیز ہے۔ ... چھٹانک ... روانہ نہ ہوگی۔ محصولڈاک علاوہ۔

ملنے کا پتہ۔ منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

طلائے بے نظیر

جنہیں اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے ... طلاء ... قیمت ایکتولہ دو روپیہ آٹھ آنے۔ رعایتی قیمت ایکروپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں!

تیرانا ۲۹ مئی - سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے - کہ کیبنٹ کے ایک پاس کردہ ریزولیوشن کے رو سے البانیہ کی مسلح فوجیں اٹلی کی افواج میں شامل کر دی گئی ہیں - اور اب وہ علیحدہ نہیں رہیں۔

لکھنؤ ۲۹ مئی معلوم ہوا ہے کہ شیعہ و سنیوں میں مصالحت کرانے کے لئے مولانا ابوالکلام آزاد بہت جلد یہاں آ رہے ہیں۔

لکھنؤ ۲۹ مئی - یو پی گورنمنٹ کی طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ اخبارات میں جو یہ پروپیگنڈا ہو رہا ہے - کہ صوبہ میں فسادات کی تحقیقات کے لئے جو کمیٹی مقرر کی گئی تھی - اس نے لوکل باڈیز میں مشترکہ انتخاب کا طریق رائج کرنے کی سفارش کی ہے بالکل غلط ہے اور اس کمیٹی نے ابھی کام بھی ختم نہیں کیا۔

الہ آباد ۲۹ مئی - کانگرس ہائی کمانڈ کے ممبر ... کہ گاندھی جی کی طرف سے ریاستی تحریک کی بندش راجکوٹ میں تسلیم شکست وغیرہ سب اس وجہ سے ہوا ہے کہ مسٹر بوس کی باغیانہ سرگرمیوں نے گاندھی جی کو شکستہ دل کر دیا تھا - اور چونکہ خانہ جنگی کی صورت میں انہیں کوئی سیاسی تحریک جاری رکھنا پسند نہ تھا - اس لئے انہوں نے ان سب سے ہاتھ کھینچ لیا

رنگون ۲۹ مئی - کامرس منسٹر اور وزیر اعظم برما کے مابین اختلاف کی خبریں پہلے شائع ہو چکی ہیں - اور چونکہ وزیر اعظم کے مشورہ کے مطابق وزیر تجارت نے مستعفی ہونے سے انکار کر دیا - اس لئے آج تمام وزارت مستعفی ہو گئی - کل نئے وزراء حلف وفاداری لیں گے

لکھنؤ ۲۹ مئی - آج ایک پارلیمنٹری سیکرٹری ... اور ایک ممبر ... جیل کا معائنہ کر ... شیعہ قیدیوں نے بہت ... کانگرس کے خلاف نعرے لگانے شروع کئے - اور ان کو گالیاں نکالنا شروع کر دیں - بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ان پر مٹی اور کنکر پھینکنے لگے۔

حیدر آباد ۲۹ مئی - نظام گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے - کہ ۲۷ مئی کی صبح کو گلبرگہ جیل میں ایک آریہ ستیہ آگرہی فوت ہو گیا - وفات انفلوانزا کی وجہ سے ہوئی ہے۔

لنڈن ۲۹ مئی - معلوم ہوا ہے کہ ماسکو میں لینن کے مشہور دوست سوویٹ کمیونسٹ پارٹی کے بانی اور انقلاب پسندوں کے لیڈر فریڈرپلیس کو گرفتار کر لیا گیا ہے - اسی نے ۱۹۱۷ء میں ایک سپیشل گاڑی سے لینن اور اس کے دوسرے ساتھیوں کے سوئٹزرلینڈ سے براستہ جرمنی پیٹروگراڈ پہنچنے کا انتظام کیا تھا۔

روم ۲۹ مئی - سائنیور گرانڈی نے ایک تقریر میں فرانس میں مقیم اطالویوں کو ہدایت کی ہے - کہ وہ فرانس کی سیاسی جماعتوں میں شریک ہو کر حکومت کے خلاف بے چینی پیدا کریں اور اس کی پریشانیوں میں اضافہ کریں۔

پیرس ۲۹ مئی - وزیر اعظم فرانس نے امریکن فوجیوں کے میموریل کا افتتاح کرتے ہوئے کہا - کہ فرانس ساری دنیا کے ساتھ صلح رکھنا چاہتا ہے ہم نے کبھی یہ دعویٰ نہیں کیا - کہ قدرت نے ہمیں دوسری قوموں پر حکمرانی کے لئے پیدا کیا ہے - ہمیں صرف اس بات پر فخر ہے کہ ہم دنیا کی تمام اقوام کے ساتھ ہیں - ہماری صلح کی تجاویز بالکل نیک نیتی پر مبنی ہیں۔

امرت سر ۲۹ مئی - یہاں گندم ہاڑ ۲/۶/۱۴ اور کا ہو رہیں ۲/۵/۱۲ ہے - امرت سر میں سونا ۳۸/۱/- اور چاندی ۵۲/۱۳/- ہے - کراچی میں روئی کا نرخ ۱۴۵/۶/- ہے - آج تمام غیر ملکی مارکیٹیں بند رہیں۔

کلکتہ ۲۹ مئی - ہندوؤں کے جس وفد نے گورنر بنگال سے ملاقات کی - اس کے لیڈر مہاراجہ بردوان تھے - آپ نے ایک ملاقات کے دوران میں کہا کہ میں کچھ نہیں کہہ سکتا - گورنر ہماری معروضات کا کیا جواب دیگا میں تو مایوس ہی واپس آیا تھا۔

کراچی ۲۹ مئی - ایک ہندو لڑکی کے مسلمان ہو کر ایک نوجوان سے شادی کر لینے کے واقعہ سے متاثر ہو کر ایک ہندو ممبر نے مرکزی اسمبلی میں ایک بل پیش کرنے کا نوٹس دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے - کہ آئندہ بلوغت کی عمر مرد و عورت دونوں کے لئے اٹھارہ سال کر دی جائے - تا اغوا کی وارداتوں میں کمی ہو جائے۔

بھوپال ۲۹ مئی - ریاست کی طرف سے ایک ماہر جیالوجسٹ قیمتی پتھروں کی تلاش کے سلسلہ میں سروے کر رہا تھا - اب اس نے دریافت کیا ہے - کہ ایک قسم کا قیمتی پتھر ریاست میں بالخصوص بہت پایا جاتا ہے جو زیورات اور فرنیچر کی ساخت میں کام آ سکتا ہے۔

ٹوکیو ۲۹ مئی - ایک اعلان مظہر ہے کہ اس ہفتہ میں مانچوکو کی سرحد پر ہوائی جنگ میں جاپانیوں نے منگولیا کے ۴۲ ہوائی جہاز گولی مار کر نیچے گرا لئے ہیں - اس ہفتہ میں انہوں نے کل ۹۵ جہاز گرائے ہیں

دہلی ۲۹ مئی - آل انڈیا ہندو مہاسبھا کے صدر نے اعلان کیا ہے کہ بمبئی گورنمنٹ کی طرح اگر دوسری صوبجاتی حکومتوں نے بھی اپنے علاقوں میں آریہ ستیہ آگرہیوں کے کیمپ کو بند کیا - تو یہ معاملہ بہت نازک صورت اختیار کر لے گا - اور ہندو تمام ملک میں سول نافرمانی شروع کر دینگے بیان میں بمبئی گورنمنٹ کو بھی عائد کردہ پابندیوں کی تنسیخ کا مشورہ دیا گیا ہے

کلکتہ ۲۹ مئی - امرت بازار پترکا کے نامہ نگار نے لکھا ہے کہ جرمن پریس ان دنوں برطانیہ کے خلاف سخت زہر اگل رہا ہے - ایک اخبار نے اسے نامرد - بزدل - کمزور - زوال پذیر - متزلزل - عمر رسیدہ اور مائل بہ انحطاط کے القاب دیتے ہوئے لکھا ہے کہ کیا پھٹے ہوئے جوتوں والے جرمن عقاب کا محاصرہ کر سکتے ہیں۔

کلکتہ ۲۹ مئی - بنگال اسمبلی (لوئر ہاؤس) میں میونسپل امنڈمنٹ بل کے معاملہ میں حکومت کو شکست ہوئی - اس نے کلکتہ کارپوریشن میں آٹھ نامزدگیوں کی تجویز کی تھی - مگر چار منظور ہوئیں۔

امرت سر ۲۹ مئی - ایک سکھ اور ہندو طالب علم گرڈ جیل سنگھ میں لڑ رہے تھے - کہ ایک مسلمان طالب علم نے ان کو چھڑانا چاہا - سکھ لڑکے نے اس پر چھرے سے حملہ کر کے وہیں قتل کر دیا۔

ٹوکیو ۲۹ مئی - جاپانی جہازوں نے آج ایک جرمن جہاز کو گرفتار کر کے اسکے افسروں کو خوب ذلیل کیا - جرمن قونصل مقیم ٹوکیو ...

مولانا واحدی صاحب

ایڈیٹر رسالہ نظام المشائخ و نیشنل کمشنر دہلی رقم فرماتے ہیں: بہت ممنون ہوں کہ آپ نے یہ کتاب پڑھنے کو دی - تبلیغ کا بہت دلچسپ اور انوکھا طریقہ اختیار کیا گیا ہے ثقہ طبع لوگ اب خود ثقہ طریقہ سے بات نہیں سنتے انکو سنانے کیلئے ایسا ہی دلچسپ انوکھا طریقہ اختیار کرنیکی ضرورت ہے

کتاب قول سدید کے متعلق ایک دو نہیں سینکڑوں معزز احمدی اور غیر احمدی دوستوں کی رائے منگوائیے یا کتاب مفت منگوا لیجئے اگر تبلیغ کا موثر طریق ثابت ہو تو ایک ہفتہ کے اندر اندر دو روپیہ قیمت روانہ فرمائیے ورنہ کتاب واپس کر دیجئے گا - کیا مفت منگوانے میں بھی کچھ آپکو عذر ہے - جسیں مفت بھی کتاب منگوا کر تبلیغ کرنیکا جوش نہیں انکو اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے کتاب منگوائیے پتہ: - ... رسالہ دستکاری ...

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا - ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

486

حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

کنسری (سندھ) سے ۲۹ مئی ۱۹۳۹ء حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے ۵ بجکر ۵۵ منٹ پر حسب ذیل تار حضرت مولوی شیر علی صاحب کے نام بھیجا گیا۔ جو آج ۳۰ مئی کو صبح ۷½ بجے موصول ہوا۔

حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو خدا کے فضل سے افاقہ ہے۔ علامات مرض میں تخفیف ہو رہی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا (۱) عبد القدوس صاحب شاہجہانپور اپنی زوجہ بھتیجے اور بھتیجی کی صحت کے لئے (۲) سید حسین صاحب ساگر اپنے ایک مقدمہ میں کامیابی کے لئے (۳) ایم عابد شریف صاحب ساگر ریاست میسور اپنے لڑکے کی صحت کے لئے (۴) منشی تنظیم الرحمٰن صاحب قادیان اپنے دو لڑکوں کی امتحانات میں کامیابی کے لئے (۵) احمدی بیگم صاحبہ قادیان اپنے بھانجے احسان اللہ کی صحت کے لئے (۶) محمد اسمٰعیل صاحب خالد قادیان سید شاہ محمد صاحب مجاہد تحریک جدید مقیم پورٹو کرنو کی صحت کے لئے (۷) ماسٹر عبد الغفور خانصاحب ہیڈ ماسٹر کراچی اپنی لڑکی صادقہ کی صحت کے لئے (۸) رقیہ بیگم قادیان اپنے والد سید محمد یامین صاحب تاجر کتب کی آنکھ کی صحت کے لئے (۹) اخوند اقبال احمد خان صاحب حصار اپنے بھائی اخوند محمد عبد القادر خان صاحب ایم۔ اے کی بی۔ ٹی کے امتحان میں کامیابی کے لئے (۱۰) عنائت اللہ صاحب اڈ ڈیل اپنی اہلیہ صاحبہ کی صحت کے لئے (۱۱) عبد الرشید صاحب محلہ غلام نبی درد گردہ سے صحت کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔

تلاش گمشدہ میری اہلیہ دماغی نقائص کی وجہ سے چار بچے چھوڑ کر اور ایک چھوٹا بچہ ساتھ لے کر کہیں چلی گئی ہے۔ ہر چند جستجو کی گئی لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ بچہ جو ساتھ ہے وہ بیمار ہے احباب کوشش فرما کر مجھ غریب کی امداد کر کے عند اللہ ماجور ہوں حلیہ حسب ذیل ہے۔

نام عائشہ بی بی پست قد رنگ گورا عمر تخمیناً ۳۲ سال گود میں شیر خوار بچہ ظہور الدین نام ملنے پر مجھے اطلاع کی جائے۔ اور اسے روک لیا جائے۔

فضل الٰہی محلہ حاجی پورہ لالہ موسیٰ ضلع گجرات

ولادت (۱) ۲ مئی کو برادرم چودھری عبد الحمید صاحب سب انسپکٹر کو اپریٹو سوسائٹیز لدھیانہ کے ہاں لڑکی تولد ہوئی۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے رشیدہ بیگم نام تجویز فرمایا عبد المجید قادیان (۲) میرے بھائی شیخ خادم حسین صاحب، نیاز شملہ کے ہاں ۱۴ اپریل کو لڑکا تولد ہوا۔ حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انور حسین نام تجویز فرمایا۔ اہلیہ شیخ فیروز الدین صاحب لاہور

دعائے مغفرت راجہ محمد نعمان خان صاحب کشمیری کی ہمشیرہ صاحبہ جو مخلص احمدی تھیں فوت ہوگئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔

مفتی محمد صادق قادیان

تحریک جدید کا ایک نہایت ضروری اعلان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر مالی قربانی کرنے والوں کے لئے تحریک جدید کی طرف سے یہ راستہ کھلا ہے۔ کہ وہ اپنے وعدے کی رقم براہ راست حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے حضور بھیجدیں۔ مگر اس کے ساتھ یہ بھی یاد رہے کہ کوپن پر یہ تصریح ضرور ہو کہ یہ چندہ تحریک جدید کا فلاں فلاں کی طرف سے فلاں فلاں سال کا ہے۔ تاکہ ان کی رقم جہاں ان کے نام پر صحیح طور پر درج ہو سکے۔ وہاں جس سال کی بابت ہو اس سال کے رجسٹر میں درج کی جا سکے۔ اور ایسے دوست اپنی رسید خزانہ اگر وہ کسی جماعت میں شامل ہوں تو وہ مقامی سیکرٹری مال کو بھی پہونچا دیں تا وہ بھی اپنے کاغذات میں ان کی وصول درج کر لیں۔ اور آئندہ جب ضرورت ہو کام آ جائے۔

بعض جماعتیں تحریک جدید کی رقم تو ارسال کرتی ہیں مگر بھیجے میں یا کوپن پر نہ اسم وار تفصیل دیتی ہیں۔ اور نہ یہ تصریح کرتی ہیں کہ یہ کس سال کا چندہ ہے۔ حالانکہ کئی بار ایسا اعلان ہو چکا ہے۔ کہ تحریک جدید کا روپیہ ارسال کرتے وقت کوپن پر اسم وار تفصیل دینی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی یہ بھی تفصیل ہو کہ چندہ کس سال کا ہے کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج میں انہی کا نام آئے گا جو متواتر اپنا چندہ ادا کرتے رہے ہیں۔

پس تحریک جدید کی رقم بھیجتے ہوئے ان دونوں تفصیلوں کو یاد رکھنا چاہیئے اگر باوجود بار بار کے اعلان کے کوئی جماعت ایسی تفصیل نہ دے گی۔ تو اس کے قربانی کرنے والے احباب کو جو شکائت پیدا ہوگی اس کی ذمہ واری مقامی کارکنان پر ہوگی پس ہر جماعت اور ہر فرد کو تحریک جدید کی رقم بھیجتے ہوئے اسم وار تفصیل دینی چاہیئے اور یہ بتانا چاہیئے کہ یہ چندہ کس سال کا ہے۔

فنانشل سیکرٹری تحریک جدید

کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ باقاعدہ بھیجیں

احباب کرام کو یہ امر مستحضر رہنا چاہیئے کہ کشمیر کا کام ابھی جاری ہے۔ اور حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا منشاء مبارک یہ ہے کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ ہر ایک احمدی کو ایک پائی فی روپیہ ماہوار اس وقت تک ادا کرتے رہنا چاہیئے جب تک کام ختم نہ ہو۔ کشمیر کی بہبودی و فلاح کا کام اسی طرح جماعت احمدیہ کر رہی ہے۔ پس جب تک کام ختم نہ ہو اور حضور کا یہ اعلان کہ کام ختم ہو گیا ہے پڑھ نہ لیں اس وقت تک برابر چندہ ادا کرتے رہنا چاہیئے۔ کارکن احباب ہر ایک احمدی سے کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ ایک پائی فی روپیہ کی شرح سے وصول کریں اور مرکزی چندہ کے ساتھ بھجوائیں۔

وہ دوست جن کا چندہ براہ راست مرکز میں آتا ہے۔ وہ اپنے ماہواری چندہ کے ساتھ ایک پائی فی روپیہ ماہوار کے حساب سے چندہ ریلیف فنڈ ارسال فرمایا کریں۔ بہت سی جماعتوں کی طرف سے چندہ کشمیر باقاعدگی سے وصول نہیں ہوتا ہے یا برائے نام آتا ہے اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدہ داران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر احمدی سے کشمیر کا چندہ وصول کیا کریں۔

فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احرار اور علماء مسلمانوں کے نمائندے نہیں بلکہ غیر مسلموں کے ایجنٹ ہیں

عام مسلمانوں کی بدقسمتی کی علامت اس سے بڑھ کر کیا ہوسکتی ہے۔ کہ جو لوگ ان کے راہ نما کہلاتے ہیں۔ نہ صرف سیاسی بلکہ دینی راہ نما۔ وہ بجائے اس کے کہ قوم اور مذہب کے لئے قربانی اور ایثار سے کام لیں۔ تاکہ اپنے پیرووں میں بھی یہ جذبات پیدا کرسکیں۔ ان کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ اپنے پیرووں کو دوسروں کے ہاتھ فروخت کرکے یا ان کا آلہ کار بنا کر جس قدر بھی ذاتی مفادات حاصل کر سکیں۔ کرلیں۔ اس قسم کا سودا کرنے میں آج کل خصوصیت سے احرار اور پھر جمعیۃ العلمائے ہند نہایت سرگرمی سے مصروف ہے۔ احرار تو اس قدر باحمیت اور باغیرت واقع ہوئے ہیں کہ ان کے نزدیک مسلمانوں کا جو اقلیت میں ہیں۔ اکثریت یعنی ہندوؤں کے سامنے اپنے حقوق کا ذکر تک کرنا سخت معیوب اور قومی توہین ہے۔ چنانچہ صدر احرار حال ہی میں اپنی ایک تقریر میں کہہ چکے ہیں۔ کہ

"مسلمان کا اپنی طرح کی ایک غلام قوم ہندوؤں کے سامنے حقوق وغیرہ کے لئے ہاتھ پھیلانا قومی توہین ہے۔ ہمارے نزدیک تو ہاتھ خواہ کسی غلام قوم کے آگے پھیلایا جائے۔ یا کسی آزاد کے۔ ہر صورت میں موجب ذلت و توہین ہے۔"

لیکن اگر احرار کے اس فلسفہ کو درست تسلیم کر لیا جائے کہ ہندو چونکہ خود غلام ہیں۔ اس لئے ان سے مسلمانوں کو اپنے حقوق کے متعلق کچھ نہیں کہنا چاہئے۔ ورنہ قومی توہین ہوگی۔ تو سوال یہ ہے۔ کہ کیا ایک غلام کا آلہ کار بننا یا بالفاظ دیگر غلام بننا قومی توہین نہیں ہے۔ حقوق وغیرہ کے متعلق ہندوؤں سے کوئی مطالبہ کرنے سے باز رکھنے اور اسے قومی توہین قرار دینے کا مطلب کیا ہے یہ کہ ہندو مسلمانوں کو جو حکم دیں۔ اس کی وہ بلا چون وچرا تعمیل کرتے جائیں اور اپنے حقوق کے متعلق ایک لفظ بھی مونہہ سے نہ نکالیں۔ اور یہی غلام کی حالت ہوتی ہے۔ ہر حکم کی تعمیل کرنا اس کا فرض سمجھا جاتا ہے مگر اپنے متعلق کچھ کہنے کا اسے قطعاً حق نہیں ہوتا۔ احرار کے نزدیک مسلمانوں کا اس رنگ میں غلاموں کا غلام بن جانا تو کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔ بلکہ نہایت ضروری امر ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ وہ اس کے لئے نہایت سرگرمی سے کوشاں ہیں۔ لیکن اگر مسلمان اکثریت کے گزشتہ طریق عمل اور اس کے متعصبانہ رویہ کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ کہہ بیٹھیں کہ ملک میں ان کا بھی کوئی حق تسلیم کیا جائے گا۔ یا نہیں۔ تو یہ قومی توہین ہوگی کیوں؟ اس لئے کہ اس طرح احرار کے وہ آقا جن کا مطالبہ یہ ہے۔ کہ مسلمان ان کی غیر مشروط غلامی اختیار کریں۔ وہ ناراض ہو جاتے ہیں۔ اور ان کو ناراض کرکے احرار کے لئے کوئی ٹھکانا نہیں رہتا۔ اور وہ ان تمام فوائد سے محروم ہو جاتے ہیں۔ جو قوم فروشوں کو حاصل ہوتے ہیں۔

احرار کے بعد جمعیۃ العلماء ہند مسلمانوں کو غیر مشروط غلامی قبول کر بیٹھنے پر مجبور کر رہی ہے۔ حال میں آگرہ پراونشل جمعیۃ العلماء کانفرنس کا جو اجلاس مراد آباد میں ہوا۔ اس میں جہاں صدر نے یہ تلقین کی۔ کہ "مسلمانوں کو آزادی حاصل کرنے کے لئے دوسری قوموں کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے"۔ وہاں صدر استقبالیہ کمیٹی نے یہ ارشاد فرمایا۔ کہ:-

"میری سمجھ میں ابھی تک یہ بات نہیں آئی کہ مسجد کے سامنے گانے بجانے کی وجہ سے مسلمانوں کے کسی مذہبی حق میں کس طرح روکاوٹ پڑ سکتی ہے۔ میں یہ بھی نہیں سمجھ سکا۔ کہ اگر مسلمان ہندوؤں کی مذہبی رسوم کی عزت کرنے کے لئے گائے کشی چھوڑ دیں۔ تو یہ کس طرح اسلام کے خلاف ہوگا"

(اخبار ہندو ۳۱ مئی)

مطلب یہ ہے۔ کہ مسلمان ایک طرف تو مسجدوں کے پاس عین نماز کے وقت ہندوؤں کا گانا بجانا بخوشی برداشت کریں اور دوسری طرف ہندوؤں کی مذہبی رسوم کی توقیر کی خاطر گائے کشی چھوڑ دیں۔ گویا جو کچھ کریں مسلمان ہی کریں۔ ہندوؤں کو نہ تو مسلمانوں کی مذہبی رسوم کی عزت کرنے کی ضرورت ہے اور نہ ان کے جذبات واحساسات کی پروا۔ یہ ہے وہ طریق اتحاد جو جمعیۃ العلماء ہند مسلمانوں کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ اگر علماء کی جمعیۃ کی سمجھ میں اتنی موٹی بات کہ نماز پڑھتے وقت گانے بجانے کے شور وشر سے نمازیوں کو کس قدر پریشانی کا سامان کرنا پڑتا ہے اس لئے نہیں آسکتی۔ کہ وہ ادائیگی نماز کے لئے مسجدوں میں جانے کی تکلیف ہی گوارا نہیں کرتے۔ تو اور بات ہے۔ ورنہ معمولی عقل وسمجھ رکھنے والا انسان بھی جانتا ہے۔ کہ عبادت کے لئے یکسوئی بے حد ضروری ہوتی ہے اور گانے بجانے کا شور وشر یکسوئی کے لئے زہر قاتل ہے۔ اس وجہ سے اگر مسلمان یہ خواہش کریں۔ کہ ان کی ایک اہم اور ضروری مذہبی رسم یعنی نماز کی عزت کی خاطر ہندو تھوڑی دیر کے لئے اور وہ بھی مسجد کے قریب لہو ولعب سے دستبردار ہو جائیں۔ تو اس میں ہندوؤں کا کیا حرج ہوتا ہے اور اگر وہ بطور خود اتنی سی رواداری دکھانے کے لئے بھی تیار نہیں۔ تو جبکہ غریب اور مفلوک الحال مسلمانوں سے ان کی خوراک کا ایک اہم حصہ یعنی گائے کا گوشت محض اس لئے چھڑایا جاتا ہے۔ کہ "ہندوؤں کی مذہبی رسوم کی عزت" قائم رہے۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ مسلمانوں کی نہایت ہی اہم مذہبی رسم نماز کی عزت کے لئے ہندوؤں سے اتنا بھی نہیں کرایا جاتا۔ کہ چند منٹ کے لئے مسجد کے پاس گانا بجانا روک دیں۔ حالانکہ اس میں نہ ان کا کوئی حرج ہے۔ اور نہ نقصان۔ لیکن مسلمانوں سے گائے کا گوشت چھڑانا ان کو کئی رنگ میں تکلیف میں ڈالنا ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ وہ لوگ جو مسلمانوں کے نمائندے بن کر ہندوؤں سے اتحاد کرانے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے نمائندے نہیں ہوتے۔ بلکہ ہندوؤں کے ایجنٹ بن جاتے ہیں۔ اور چونکہ انہیں ہندوؤں سے ہی کشش وصول ہوسکتی ہے۔ اس لئے ہر بات انہی کے مفید مطلب کرتے ہیں۔ ورنہ ہندو مسلمانوں میں اتحاد پیدا کرنے کا یہ بھی کوئی طریق ہے کہ جو کچھ برداشت کرنا پڑے وہ مسلمان کریں اور جو کچھ چھوڑنا پڑے۔ وہ بھی مسلمان ہی چھوڑیں۔ ہندو کچھ بھی نہ کریں۔ اگر اس قسم کا مطالبہ ہندوؤں کی طرف سے کیا جائے۔ تو بھی قابل افسوس ہے۔ لیکن جب اس کے پیش کرنے والے مسلمان ہوں۔ اور مسلمان بھی وہ جو احرار اور علماء کہلاتے ہوں۔ تو کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی تباہی اور بربادی کا باعث خود مسلمان ہی بن رہے ہیں۔ اور ان لوگوں پر کسی قسم کا اعتماد کرنا سخت نقصان رساں ہے۔ بے شک ہمسایہ اقوام میں اتحاد نہایت ضروری چیز ہے۔ اور ہم دل سے اس کے متمنی ہیں۔ لیکن جب تک صحیح اور پختہ بنیادوں پر اتحاد کی عمارت تعمیر نہ کی جائے۔ نہ وہ دیرپا ہوسکتی ہے اور نہ اس سے کوئی فائدہ حاصل ہوسکتا ہے۔ ہندو صاحبان اگر چاہتے ہیں۔ کہ مسلمان گائے ذبح کرنے کے حق سے ان کی خاطر دستبردار ہو جائیں۔ تو مسجدوں کے قریب گانا بجانا تو کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ انہیں بھی کوئی ایسی راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ جو مسلمانوں کی نگاہ میں قدر وقیمت رکھتی ہو۔ اور اس کا آج سے بہت عرصہ قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی سب سے آخری تصنیف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اظہار تشکر

از حضرت میر محمد اسحاق صاحب

واذ تاذن ربکم لئن شکرتم لازیدنکم ولئن کفرتم ان عذابی لشدید۔ لوگو تمہارا خدا تو یہ اعلان عام کر چکا ہے۔ کہ اگر تم میرے شکر گزار بنو گے۔ تو میں اپنے انعامات زیادہ کروں گا۔ اور اگر ناشکری کرو گے تو یاد رکھو میرا عذاب بھی بہت سخت ہے۔ نیز فرمایا۔

ومن یشکر فانما یشکر لنفسہ اور جو شخص شکر گزار بنے گا تو اس کی شکر گزاری اسی کو فائدہ دے گی نیز فرمایا۔

وان تشکروا یرضہ لکم اگر تم خدا کے شکر گزار بنو تو خدا اس سے خوش ہوتا ہے۔

۹ مئی سنہ ۳۹ء کو عزیزم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے کے ہاں لڑکا پیدا ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پڑپوتا ہے اس کی پیدائش پر خاکسار اور ام داؤد یعنی میرے گھر والوں کو تاروں اور خطوط کے ذریعہ بہت سے دوستوں نے مبارکباد دی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پڑپوتا ہمارا نواسہ ہے اور اس طرح اس کے اور اس کے بھائی بہنوں کے سلسلہ پر ہمیں فخر و شرف ہے کہ ان کے ذریعہ ہمارا اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مبارک خون ملجاتا ہے۔ الحمد للہ ثم الحمد للہ

اس کے بعد ۱۷ مئی سنہ ۳۹ء کو اور اس کے بعد بہت سے دوستوں نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ ہمارے لڑکے داؤد احمد سلمہ اللہ تعالےٰ اور ہماری لڑکی بشریٰ بیگم سلمہا اللہ کے امتحان میٹرک میں اچھے نمبروں پر کامیابی کی ہمیں مبارکباد دی۔ سو ہم دونوں فرداً فرداً جواب دینے سے معذور ہیں۔ اس لئے ہم بذریعہ اخبار الفضل تمام ان بزرگوں رشتہ داروں اور احباب کا دلی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے ہماری خوشیوں میں حصہ لے کر ہمیں خوش وقت فرمایا۔ اور ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ اے الہ العالمین تو تمام مبارکباد دینے والے احباب کو ہر قسم کی خوشیوں سے مالا مال فرما اور ان کے لئے ان کی اولاد کو قرۃ العین بنا اور ہمیں اے الہ العالمین توفیق بخش کہ ہم تیری نعمتوں کی قدر اور حقیقی شکریہ ادا کر کے تیرے مزید انعامات کے وارث بنیں۔ اور اپنی ناشکری کے وبال سے ہمیں بچائے اور ہمیں اپنا شاکر بندہ بنا کر دین و دنیا کے انعامات سے بہرہ ور فرما اور ہمیں ہماری اولاد کی دینی اور دنیوی روحانی اور جسمانی ہر قسم کی ترقیوں کا موقعہ دکھا کر تو ہر بات پر قادر ہے۔ اور تجھ سے کوئی بات انہونی نہیں۔ اور ہم دونوں میں سے ہر ایک یہی کہتا ہے رب انی لما انزلت الی من خیر فقیر۔ یعنی اے میرے رب میں تو تیری ہر خیر کا فقیر ہوں۔ اور مجھے تو تیری ہر بھلائی کی احتیاج اور ضرورت ہے۔ اور میرا تو بال بال تیری طرف سے آنے والی بھلائیوں کا منتظر اور حاجتمند ہے۔ الٰہی تیرے دروازہ سے اگر مجھے خیرات نہ ملی تو اور کس دروازہ پر میں صدا لگا سکتا ہوں؟ اے میرے خدا تیرے بعد سب سے بڑی سرکار حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے۔ مگر اے میرے مولا میں اپنی ضروریات تیرے اس پاک اور بے نظیر رسول کے آگے بھی پیش نہیں کرسکتا۔ کیونکہ اے میرے خدا ہمارے اس سردار کو تو یہ بھی پتہ نہیں کہ میں اس کا خادم اور اس کی امت کا ایک فرد دنیا میں موجود بھی ہوں یا نہیں۔ پس اے میرے خدا جس کو میرے وجود کا علم ہی نہیں۔ میں اس کے سامنے اپنی ضروریات کس طرح پیش کر سکتا ہوں۔ اور اگر اسے علم بھی ہو جائے تو اے میرے خدا وہ میری سرکار خود تیری سرکار کی محتاج ہے۔ ایک ضرورتمند دوسرے محتاج کی کیا مدد کرے گا۔ پس اے میرے خدا اپنے دروازہ سے ہی مجھے بھیک عطا کر اور اغننی بفضلک عمن سواک (الحدیث) مجھے اپنے فضل و کرم سے اپنے سوا کسی اور کا محتاج نہ کیجیو۔ میں تیرے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں تیرے پاؤں پڑتا ہوں۔ تیرے قدموں کی خاک پر اپنا سر رکھتا ہوں۔ اور ہزاروں لاکھوں منتوں سے التماس کرتا ہوں۔ کہ جو دے اپنے ہاتھ سے دے۔ اپنے سوا کبھی کسی کا محتاج نہ بنائیو اور کبھی یہ وقعہ نہ دیجیو کہ میں اپنی ضروریات تیرے غیر کے سامنے پیش کروں اور تو اور میں تو یہ بھی نہیں چاہتا کہ تیرا سب سے زیادہ محبوب اور میرا آقا اور سردار جس کے احسانات کے بار گراں کے نیچے میرا ذرہ ذرہ دبا ہوا ہے۔ اس کے آگے بھی میں اپنی ضروریات پیش کروں۔ اور اس سے کہوں کہ مجھے فلاں فلاں ضرورت درپیش ہے حضور میری امداد فرمادیں بلکہ اے میرے خدا میری فقیری اور محتاجی صرف تیرے دروازہ تک محدود ہو۔ میں اگر دست نگر ہوں تو تیرا محتاج ہوں تو تیرا۔ بھیک مانگنے والا ہوں تو تجھ سے۔ الٰہی میں تو اس سے بھی شرماتا ہوں۔ کہ حضور سرور کائنات کو میری ضرورتوں کا علم بھی ہو۔ کجا یہ کہ میں حضور سے کچھ طلب کروں۔ بلکہ مجھے توفیق عطا فرما کہ میں کمربستہ خادموں کی طرح روز و شب درود اور درد دل کی دعاؤں اور نیم شبی آہوں کے ذریعہ برکتوں۔ رحمتوں سلامتیوں اور خوشنودیوں کے بے نظیر تحفے اپنے محسن کے حضور پیش کرتا رہوں۔ اور میری دعاؤں کی وجہ سے تیرے حضور میں میرا آقا روز و شب ترقی مدارج طے کرتا رہے۔ مگر مجھے یہ گوارا نہیں کہ کبھی یہ موقعہ آئے کہ میں حضور علیہ السلام سے کہوں کہ حضور میری سپارش فرمادیں اور حضور میرے کام آویں۔ بلکہ اے میرے مولا وارزقنا شفاعتہ یعنی تو خود اپنے نبی کو فرمائش کیجیو کہ وہ مجھ سراپا گناہ گار کی مغفرت کی تیرے حضور سپارش کریں۔ غرض سپارش کی ضرورت بھی ہو تو مجھے حضور کے آگے دست سوال دراز نہ کرنا پڑے بلکہ تو خود ہی حضور کو ارشاد فرمائیو۔ کہ وہ تیری جناب میں میرے شفیع بنیں۔ اور یہی مفہوم ہے اے میرے مولا تیرے فرمان قل للہ الشفاعۃ جمیعا کا۔

پس اے میرے خدا اوزعنی ان اشکر نعمتک التی انعمت علی وعلی والدی وان اعمل صالحاً ترضٰہ واصلح لی فی ذریتی انی تبت الیک وانی من المسلمین۔ اے میرے خدا مجھے توفیق عطا فرما۔ کہ تیری ان نعمتوں کا شکر ادا کرسکوں جو تو نے مجھ پر کیں۔ اور ان نعمتوں کا بھی جو تو نے میرے ماں باپ پر کیں۔ اور اے میرے خدا مجھے توفیق عطا فرما کہ میں وہ نیک اعمال بجالاؤں۔ جن سے تو مجھ سے راضی ہو جائے۔ اور اے میرے مولے میری اولاد کو نیک و پاک بنا دے۔ اے میرے خدا میں نے بے شمار غلطیوں اور نافرمانیوں کا ارتکاب کیا ہے۔ ان کی وجہ سے کہیں مجھے تباہ و برباد نہ کر دیجیو بلکہ مجھے معاف کر دے۔ میں تیرے حضور توبہ کرتا ہوں۔ اور شرمندہ نادم منفعل خجل اور ذلیل ہو کر تیرے آگے جھکتا ہوں۔ مجھے معاف فرما۔ اور میں تو تیرے تابعداروں۔ خادموں۔ غلاموں اور بندوں میں سے ہوں۔

آمین اللھم آمین

ہم ہیں تیرے ناکارہ بندے

سید محمد اسحاق وام داؤد

489

ویدک دھرمیوں نے کب اور کیوں جانوروں کی قربانی اور گوشت خوری ترک کی؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۴)

اب ہم یہ بتاتے ہیں۔ کہ ویدک دھرمیوں نے کب اور کیوں جانوروں کی قربانی اور گوشت خوری ترک کی اس مضمون کی سابقہ اقساط کو پڑھ کر ہر ایک شخص کے دل میں یہ خیال پیدا ہوگا۔ کہ جس قوم کے گوشت خود ہونے کی یہ حالت ہو۔ کہ وہ گھوڑے تک کو ذبح کرکے کھا جائے۔ اس نے بعد میں جانوروں کی قربانی۔ اور گوشت خوری کیوں ترک کی؟

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ حضرت مسیح ناصری سے قریباً پانچ چھ سو سال قبل جبکہ ویدک دھرمی جانوروں کی قربانی اور گوشت خوری میں پورے طور پر منہمک تھے۔ ہندوستان میں تین نئے مذاہب قائم ہوئے:-

(۱) بدھ مت۔ (۲) جین مت (۳) چارواک مت

ان تینوں مذہبوں کی سب سے بڑی غرض وغایت یہ تھی۔ کہ ویدک دھرمیوں کو حیوانی قربانی سے روک دیا جائے۔ اور گوشت خوری کا کلی طور پر خاتمہ کر دیا جائے۔

مذکورہ بالا تینوں مذاہب نئے نئے قائم ہوئے تھے۔ اس لئے ان کے ماننے والوں میں اخلاص اور جوش تھا۔ اور ویدک دھرم پرانا اور بوسیدہ ہو چکا تھا۔ اس لئے بہت سے ویدک دھرمی بدھ مت۔ جین مت اور چارواک مت کے اصول کو صحیح تسلیم کرکے ویدک دھرم کو چھوڑ بیٹھے۔ اور انہوں نے ویدک دھرمی لوگوں کو حیوانی قربانی سے روکنے کے لئے لگاتار کوششیں کیں۔ ویدک لٹریچر کے خلاف جگہ جگہ لیکچر دیئے۔ کتابیں لکھیں۔ اور طاقت حاصل کر لینے پر ویدک دھرمیوں پر انہوں نے ہر طرح سے سختیاں کیں تاکہ وہ گوشت خوری چھوڑ دیں۔ چونکہ یہ تینوں مذاہب آپس میں کئی مسائل میں اختلاف رکھتے ہوئے بھی اس بات پر متفق تھے کہ جیو کا مارنا مہا پاپ ہے۔ اس لئے ویدک دھرم کی مخالفت میں وہ تینوں مذہب متحد تھے۔ ماحصل یہ کہ بدھوں جینیوں۔ اور چارواک والوں نے ویدک دھرمیوں کا ناک میں دم کر دیا اور ان کی مذہبی کتب کے خلاف انہوں نے بڑی بڑی ضخیم کتابیں لکھ ڈالیں۔ تب ویدک دھرمیوں نے ان کے خوف سے جانوروں کی قربانی ترک کر دی اور یہ لکھ دیا کہ اب کلجگ آ گیا ہے اب اسے ترک کر دینا چاہیئے۔ جیسا کہ پاراشر دھرم شاستر میں لکھا ہے۔

ترجمہ۔ گھوڑے کا ذبح کرنا۔ گائے کا ذبح کرنا۔ شرادھ میں گوشت کرنا اور سنیاس لینا۔ اور دیور سے بیٹا پیدا کرنا۔ یہ پانچ کام اب کلجگ میں حرام ہیں:-

مگر حقیقت وہی ہے۔ جو ہم نے بتائی ہے۔ کہ جینیوں۔ بدھوں۔ اور چارواک والوں نے زبردستی ویدک دھرمیوں کو حیوانی قربانی اور گوشت خوری سے روک دیا۔ ورنہ اور کوئی بات نہ تھی اور نہ ہی ویدک لٹریچر میں کہیں لکھا ہے کہ کلجگ میں گائے ذبح نہ کرو یہ صرف ایک بہانہ بنا لیا گیا

ذیل میں چارواک والوں کے چند شلوکوں کا ترجمہ اس لئے درج کیا جاتا ہے۔ کہ اہل انصاف معلوم کر لیں۔ کہ ویدک دھرمیوں نے ان تین مذاہب والوں سے ڈر کر اور دب کر جانوروں کی قربانی۔ اور گوشت خوری ترک کر دی۔ نہ کہ کلجگ کی وجہ سے۔

ملاحظہ ہو چارواک درشن صفحہ ۱۴

ترجمہ۔ اگر جیوتشٹوم یگیہ میں مارا ہوا حیوان جنت کو جاتا ہے تو یگ کرنے والا یگیہ میں اپنے باپ کو کیوں نہیں ذبح کرتا۔ تینوں ویدوں کے بنانے والے مکار۔ فریبی۔ بھانڈ۔ اور چور تھے جربھری۔ ترپھری وغیرہ الفاظ ان مکاروں کے اپنے ہی جمع کئے ہوئے ہیں۔ دیکھو ان (مصنفوں) کی کارروائی۔ کہ یجمان کی بیوی گھوڑے کا لنگ پکڑے۔ ایسا انہوں نے ویدوں میں لکھا ہے ان بھانڈوں نے ایسی ایسی اور کئی باتیں بھی ویدوں میں لکھی ہوئی ہیں۔ ان چوروں نے گوشت کا کھانا بھی ویدوں میں لکھا ہوا ہے۔

ان چند شلوکوں سے دو باتیں روز روشن کی طرح ثابت ہیں

(۱) چارواک وغیرہ مذاہب کے پیرو ویدک دھرم کے خلاف سخت سے جدوجہد کرتے تھے۔

(۲) ان کی مخالفت محض اس بنا پر تھی۔ کہ ویدک لٹریچر کی بیان کردہ حیوانی قربانیاں مٹائی جائیں۔ اور گوشت خوری مٹائی جائے۔ اور بدتہذیبی جو ویدوں میں پائی جاتی ہے۔ وہ مٹائی جائے۔ بہرحال کوئی انصاف پسند ویدک دھرمی بھی اس بات کا انکار نہیں کر سکتا کہ ویدک دھرمیوں کو حیوانی قربانی اور گوشت خوری سے روکنے والے بدھ جینی اور چارواک والے ہی ہیں۔

ہاں کوئی کنوئیں کا مینڈک انکار کرے۔ تو اور بات ہے۔ مجھے وہ وقت اور تاریخ تک یاد ہے۔ یعنی ۲۳ - جنوری ۱۹۳۴ء کو سوا آٹھ بجے صبح جبکہ کا تیاین شروت سوتر پڑھتے ہوئے میں نے پنڈت ورداد یو صاحب شاستری (آریہ سماجی) سے پوچھا۔ کہ جب اس قدر قربانی کا ذکر ویدک دھرم میں موجود ہے۔ تو یہ کیوں مٹ گئی۔ پنڈت جی ایک شریف آدمی ہیں۔ بولے۔ بدھ مت جین مت اور چارواک مت کی بنیاد ہی اس بات پر پڑی تھی۔ کہ ویدک دھرم سے جانوروں کی قربانی بند کی جائے۔ اور ان کی کوشش سے ویدک دھرمیوں نے حیوانی قربانی کو ترک کر دیا۔

میں ایام تعلیم میں کلکتہ اور چاٹگام تک گیا ہوں۔ اور ملاقات تو لنکا۔ برہما سیام۔ مالابار۔ جاپان اور اٹلی تک کے بدھوں اور جینیوں سے کرتا رہا ہوں۔ میں نے اس دوران میں تجربہ کیا ہے۔ کہ بدھوں اور جینیوں کا غصہ ابھی تک ویدک دھرم والوں پر بھڑک رہا ہے۔ لنکا کے رہنے والے ایک بدھ طالب علم بنارس میں پڑھتے تھے جو سنسکرت۔ انگریزی اور پالی زبان کے جاننے والے تھے۔ ایک دن میرے ساتھ وہ مذہبی باتیں سنسکرت زبان میں کر رہے تھے۔ کہ دوران گفتگو میں ویدوں کا ذکر آیا۔ اس پر یکایک ان کی حالت بدل گئی۔ اور غصہ سے کہنے لگے۔ ویدوں کی کتابیں اجہل آدمیوں کی بنائی ہوئی ہیں۔ حالانکہ اس بدھ کو پندرہ روپے ماہوار وظیفہ ویدک دھرم والے دیتے تھے۔ اس لئے یہ بات ایک اور ایک دو کی طرح یقینی ہے۔ کہ ویدک دھرم والوں نے حیوانی قربانی اور گوشت خوری کو اپنے مذہب کی اطاعت کرتے ہوئے نہیں چھوڑا۔ بلکہ بدھوں جینیوں چارواکوں کے دباؤ سے چھوڑا۔ اور بہانہ یہ بنا دیا۔ کہ کلجگ میں گائے ذبح کرنی گناہ ہے۔

ہندوؤں کی خدمت میں عرض

اے میرے ہندو بھائیو۔ آپ کی مذہبی کتب سے حیوانی قربانی اور گوشت خوری صاف طور پر ثابت ہے۔ نہ صرف یہ بلکہ گائے اور بیل کی قربانی کے بڑے بڑے فوائد ویدک لٹریچر نے بتائے ہیں۔ باقی رہا گوشت کا کھانا۔ سو اس کے متعلق بھی صاف حکم ہے۔ زیادہ جھگڑا تو گائے ذبح ہونے پر آپ لوگ کرتے ہیں مگر ویدک لٹریچر میں عام حیوانوں کے علاوہ گائے اور بیل کا گوشت کھانے کا حکم ہے۔ پھر یہ بات بھی اظہر من الشمس ہے کہ جین اور بدھ مذہب اور چارواک والوں سے پہلے آپ لوگوں میں کثرت سے گوشت کھایا جاتا تھا۔ مہمانوں کے لئے تو گائیں ہی ذبح ہوتی تھیں۔ بعض تہوار ایسے ہیں جو گائے کے گوشت سے ہی پایہ تکمیل کو پہنچتے ہیں اور گوشت خوری کا یہ عالم تھا۔ کہ جائز طور پر اس کو چھوڑنا آپ کے مذہب کی رو سے گناہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ آپ کے بزرگ رشی منی لوگ اگر گائے وغیرہ کا گوشت کھاتے تھے تو مذہب کا حکم سمجھ کر اور اگر کھلاتے تھے تب بھی اپنے مذہب کا حکم سمجھ کر ایسی صورت میں آپ لوگوں کا قربانی کی عید کے دن یا دوسرے ایام میں مسلمانوں کے ساتھ گوشت خوری یا گئو کشی پر فساد کرنا انصافاً و مذہباً بالکل ناجائز ہے۔ پس آپ کے لئے آپ کی قوم کے لئے اور سارے ملک کی ترقی کے لئے یہی بہتر ہے کہ آپ لوگ مسلمانوں کے ساتھ گئو کشی یا گوشت خوری پر فساد نہ کریں۔ کیونکہ گئو کشی اور گوشت خوری کی اجازت ویدک لٹریچر اور قرآن کریم دونوں ہی دے رہے ہیں۔

اگر ویدک لٹریچر کے ماننے والوں نے بدھوں جینیوں اور چارواکوں کے مارنے اور دبانے سے گئو کشی یا گوشت خوری کو ترک کر دیا تو اس سے آپکو یہ حق تو حاصل نہیں ہوگیا کہ آپ بدھوں جینیوں چارواکوں کا طریق عمل اختیار کر کے مسلمانوں سے بدلہ لیں۔ اور ان کے مذہب میں ناجائز دست اندازی کریں۔ انصاف اور مذہب کا تقاضا تو یہ ہے کہ آپ لوگ مردِ میدان بنکر اپنے مذہب کے احکام پر کاربند ہوں ویدک لٹریچر کے احکام کی پوری پوری پابندی کریں۔ لیکن اگر آپ اس کے لئے تیار نہیں تو آپ کی مرضی۔ جیسے چاہیں آپ لوگ کریں۔ مگر مسلمانوں کے مذہب میں دست اندازی آپ کے لئے کسی طرح بھی جائز نہیں۔ اس لئے ہماری عرض یہی ہے۔ کہ آپ میں جو تعلیم یافتہ چند لوگ ہیں وہ باقی عوام ہندوؤں کو سمجھائیں کہ وہ بھی مسلمانوں کے ساتھ ان امور میں جھگڑے اور لڑائیاں نہ کریں۔ بلکہ ان کے ساتھ وہی برتاؤ کریں جو ایک بھائی دوسرے بھائیوں کے ساتھ کرتا ہے۔ تاکہ ملک میں امن قائم ہو آپس میں صلح ہو۔ ہندوستان جو آج طرح طرح کے مصائب کا شکار ہو رہا ہے نجات پائے۔ باقی یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیئے کہ اگر وہ چاہیں کہ چارواک والوں بدھوں اور جینیوں کی طرح ناجائز دباؤ مسلمانوں پر ڈالکر اور ان کے مذہب میں دست اندازی کر کے انہیں گوشت خوری یا گائے کی قربانی سے روک لیں گے تو یہ کبھی ممکن نہیں بلکہ یہ یقینی بات ہے کہ یہ طریق عمل ہندوؤں کے لئے زیادہ مضر ہوگا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ ہندو مسلمانوں کو اپنے بھائی سمجھیں۔ ان کے دکھ کو اپنا دکھ اور ان کے سکھ کو اپنا سکھ سمجھ کر ملک کا بھلا کریں

مسلمانوں سے گزارش

اسی طرح مسلمانوں کو چاہیئے کہ وہ اپنے ہندو بھائیوں کے احساسات کا پورا پورا خیال رکھیں۔ اور کبھی گائے کی قربانی اس طریق سے نہ کریں جو کہ ہندو بھائیوں کی دلآزاری کا باعث ہو کیونکہ اسلام نے ہم کو یہی سبق دیا ہے کہ اپنے پڑوسی کے حقوق کو ہر حالت میں ادا کریں۔ خود چاہیں تکلیف اٹھائیں مگر پڑوسی کو تکلیف نہ ہونے دیں اور اگر ہمارا کوئی نادان ہندو بھائی بوجہ اپنی کم علمی کے شور بھی مچائے۔ تب بھی ہم صبر ہی کریں۔ کیونکہ قرآن کریم فرماتا ہے ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذیً کثیراً وان تصبروا وتتقوا فان ذالک من عزم الامور۔ (آل عمران ۱۹) یعنی اے مسلمانو تم اہل کتاب اور مشرک اقوام سے بہت سی تکلیف دہ باتیں سنو گے مگر بہادری یہی ہے کہ تم صبر کرو۔ اس واسطے ہمارے لئے جس طرح یہ ضروری ہے۔ کہ ہم اپنے مذہب کے پورے پورے پابند ہوں ویسے ہی یہ بھی ضروری ہے۔ کہ صبر سے کام لیتے ہوئے اپنے مذہبی احکام کی تعمیل محض رضاء الٰہی کی خاطر کریں۔ اور جہاں تک ممکن ہو تکلیف برداشت کر کے بھی اپنے کام اس طریق سے کریں کہ اس سے ہمارے کسی پڑوسی اور ہمسائے کی دلآزاری نہ ہو۔ خاکسار نامر الدین عبداللہ

وید بھوشن مولوی فاضل کاویہ تیرتھ قادیان

احمدیت اور عربی زبان

مدرسہ احمدیہ میں اپنے بچوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں داخل کیا جائے

یہ ایک حقیقت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے وقت اسلام نہایت نازک حالت میں تھا۔ اور اسلام کے مخالف جو صدیوں سے اس تاک میں تھے کہ کب موقع ملے تو اس خدائی نور کو اس کی تمام دلربائیوں کے ساتھ صفحۂ ہستی سے حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے وہ اس حالت کو دیکھ کر اپنی سالہا سال کی امیدوں کے پورا ہونے کا خواب دیکھنے لگے۔ انہوں نے ان ہتھکنڈوں سے کام لے کر جو اس زمانہ کے پروپیگنڈا کا جزو لازم ہیں۔ تہذیب نو سے مرعوب ہوجانے والے دماغوں میں یہ بات بٹھانے کی کوشش کی کہ اسلام اور اس کا تمدن اب دوسرے مذاہب اور تمدنوں کی طرح اوراق تاریخ کی زینت بننے کے قابل رہ گیا ہے۔ اور زمانہ اس قدر ترقی کر گیا ہے۔ کہ اسلامی تمدن کی تعلیمات اس کا ساتھ نہیں دے سکتیں۔ اس لئے اب وقت ہے کہ دنیا اپنے روزمرہ کے پروگرام میں اسلامی احکام کو جگہ دینے سے انکار کر دے۔ اس مضطرب کر دینے والی حالت کو قادیان کی چھوٹی سی بستی میں رہنے والے ایک معصوم وجود نے دیکھا اور اس کا حساس دل اس حالت کو دیکھ کر خون ہوگیا۔ اس نے ایک طرف ان حالات کا جائزہ لیا۔ اور دوسری طرف وعدۂ خداوندی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون پر غور کیا۔ اور اس امید و بیم کی کشمکش کے ساتھ تاریک و تار راتوں کی خاموشیوں میں جبکہ تمام دنیا آرام کی نیند سو رہی تھی۔ عالم روحانی کا سفر کرتا ہوا سحری کے سجدوں کے ذریعہ دربار خداوندی میں پہونچا اور متی نصر اللہ کی تمہید کے ساتھ خدا کے حضور یہ سوال پیش کیا۔ کہ کب مخالفین کی امیدیں پوری ہوں گی۔ یہ سوال کچھ ایسے والہانہ اور معصومانہ انداز سے تھا کہ خداتعالیٰ کی رحمت فوراً حرکت میں آئی اور اس نے انتہائی محبت کے ساتھ جواب دیا۔ کہ میرا بندہ اس قدر کیوں مضطرب ہے۔ یہ تو میرا ابدی ازلی قانون ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسھم کار فرما ہے۔

مسلمانوں نے یہ حالات اپنے لئے خود پیدا کئے ہیں۔ ورنہ میرا نور ان مونہہ کی پھونکوں سے نہ بجھا ہے اور نہ بجھے گا۔ اس کے بجھانے اور اس کے صفحۂ ہستی سے نابود کرنے کی جو کوششیں کی جارہی ہیں۔ اس کے ازالہ کے لئے ہماری طرف سے تمہیں ایک پروگرام دیا جاتا ہے جس کی تکمیل کے لئے ینصرک رجال نوحی الیھم کے ماتحت تجھے ایسے مخلصوں کی جماعت دی جائے گی۔ جو رجال لا تلھیھم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ کا مصداق ہوں گی:

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس خدائی پروگرام کو لے کر دنیا سے مخاطب ہوئے اور جس عمدگی اور مستعدی کے ساتھ آپ نے دنیا والوں کو اس کی تکمیل کی طرف بلایا۔ اس

سے دنیا ایک ورطۂ حیرت میں ہے یہ پروگرام کئی حصّوں میں منقسم تھا۔ چنانچہ حضور نے اس کا ایک حصہ مدرسہ احمدیہ کے قیام کی صورت میں پیش کیا۔ اور اس کے لئے حضور نے سب سے پہلے زبان عربی کی اہمیت کو واضح کرتے اس کی فوقیت ثابت کرنے کے لئے ایک نئی تحقیق کی بنیاد رکھی۔ اور دنیا میں اعلان کیا۔ کہ وہ تمام فطرتی خوبیاں جو کسی زبان میں ہونی چاہئیں۔ ان کی مالک صرف اور صرف زبان عربی ہے۔ اور قدامت اور دوسری معنوی اور لفظی خوبیوں کے لحاظ سے تمام دوسری زبانیں اس کی فرع ہیں۔ اس لئے بجا طور پر اسے ام الالسنہ ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور یہی وجہ ہے، کہ قرآن کریم جس کا اسلوب بیان فطرتی جذبات کے اتار چڑھاؤ سے مطابقت رکھنے کی وجہ سے ترنم خیز قدرتی لہروں کی طرح انسانی قلوب میں ایک عجیب اثر پیدا کرتا ہے، وہ عربی زبان میں نازل ہؤا۔ کیونکہ وہ حقائق اور دقائق جو قدرتی طور پر انسانوں کو مسحور کر کے حق کی طرف متوجہ کرنے کا موجب ہیں۔ انہیں بیان کرنے کی قابلیت زبان عربی کے سوا کسی دوسری زبان میں موجود نہیں تھی۔ یہی فلسفہ تھا، جس کی وجہ سے اسلامی عبادات اور قرآن کریم کی تلاوت کا عربی زبان میں کرنا فرض قرار دیا گیا۔

اس سلسلہ میں حضور کی یہ تمام کوشش جہاں اسلام اور عربی زبان کی آپس میں گہری وابستگی کو ثابت کرنے کے لئے تھیں وہاں مخلصین جماعت کو اس حقیقت کی طرف توجہ دلانا بھی مدنظر تھا۔ کہ اسلام کے عظیم الشان تمدن کو پھر سے زندہ کرنا اس وقت تک قریباً ناممکن ہے۔ جب تک وہ عربی زبان سے ایسا ہی تعلق پیدا نہ کریں، جیسا کہ انہیں اپنی مادری زبانوں سے ہے۔ کیونکہ ایک نئی چیز کی طرف لوگوں کو متوجہ کرنا اتنا دشوار نہیں جتنا کہ ایک ایسی چیز کی طرف متوجہ کرنا دشوار ہے۔ جس کے متعلق غلط پروپیگنڈا کی وجہ سے دنیا میں اس قسم کے خیالات پھیلائے گئے ہوں۔ کہ قدامت اور غیر مفید ہونے کی وجہ سے اب دنیا اس سے اکتا گئی ہے۔ اور وہ اسے اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں تمام اسلامی کلچر اور تہذیب و تمدن جس پر آئندہ احمدیت کی بنیادیں مستحکم ہوں گی۔ اس کا خزینہ عربی زبان ہی ہے۔ اور جب تک ہم اسے اپنائیں نہیں اسوقت تک صحیح اسلامی تمدن ہمارے اندر پیدا نہیں ہو سکتا، اور جس تمدن کے ہم خود حامل نہیں ہوں گے اس کو دوسروں میں رائج کر دینے کا دعویٰ مجذوب کی بڑ سے زیادہ حقیقت نہیں رکھتا۔ پس حضور کا منشا مدرسہ احمدیہ کے قیام سے یہ تھا کہ جماعت میں زبان عربی کو رواج دیا جائے۔ اور ہر احمدی گھر میں کم از کم ایک فرد عربی زبان سے پوری واقفیت رکھتا ہو۔ مگر افسوس ہے کہ دوستوں نے ابھی اس مدرسہ کی طرف توجہ نہیں کی۔ علاوہ ازیں ہندو ہندی کی ترویج میں جس قدر کوشاں ہیں، عربی زبان کی ترویج میں ہماری کوششیں اس کا عشر عشیر بھی نہیں۔ حالانکہ اگر زبان اردو کو قومی زبان بنانے کے سوال کو ہی لے لیا جاتا۔ تو بھی عربی زبان کی ترویج ازبس ضروری تھی۔ اس میں شک نہیں کہ دنیا کے اقتصادی حالات اور تمدنی دباؤ کی مجبوریاں اس کا موجب ہیں۔ مگر جماعت کی قربانی اور اس کے فوق العادت ایثار کے پیش نظر وہ اس سے بہتر سلوک کا امیدوار تھا۔ پھر جبکہ ہم نے ان تمام مجبوریوں میں سے گزر کر ان مشکلات پر غالب آنا ہے۔ جو اسلامی تمدن کے قیام میں روک ہیں۔ تو ان مجبوریوں سے دب جانا۔ اور اس غفلت کے لئے انہیں وجہ جواز بتانا درست نہیں۔ بلند مقاصد کے لئے بلند حوصلوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ قربانیوں کا خارق عادت ریکارڈ ہی بیلائے مقصود سے بغل گیر کرا سکتا ہے۔ ہمارے تاریخی خزانے اس قسم کی مثالوں سے بھرے پڑے ہیں۔

جن دنوں جنگ بدر کیلئے تیاریاں ہو رہی تھیں۔ اور بھرتی کے لئے مخلصین اپنے آپ کو پیش کر رہے تھے، دو نوعمر لڑکے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور بھرتی ہونے کی خواہش ظاہر کی۔ لیکن وہ عمر کے معیار میں پورے نہ اترتے تھے۔ آخر ان کے زیادہ اصرار پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ایک کو بھرتی میں لے لیا۔ جو قد اور عمر کے لحاظ سے ذرا بڑا معلوم ہوتا تھا۔ اس پر دوسرے نے عرض کی کہ حضور میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں اس سے قد میں چھوٹا نہیں۔ اور ایڑیاں اٹھا کر کہنے لگا۔ حضور دیکھئے۔ میرا قد اس کے برابر ہے۔ اس کی یہ ادا آپؐ کو کچھ ایسی پسند آئی کہ حضور نے اسے بھی جنگ میں شریک ہونے کی اجازت دیدی آپ کو معلوم ہے یہ دو لڑکے کون تھے وہی جنہوں نے اسلام کے سب سے بڑے دشمن ابو جہل کو قتل کر کے حضور کی ان پیشگوئیوں کو پورا کیا جن پر اسلام کی سچائی کا دارومدار تھا۔ آج بھی اسلام یعنی احمدیت کو ایسے ہی نوعمر ایثار پیشہ سپاہیوں کی ضرورت ہے۔ جو احمدیت کے سب سے بڑے دشمن ابوجہل ثانی یعنی دجال کو قتل کر کے "ینصرک رجال نوحی الیھم" کا مصداق بنیں طریق جنگ مختلف ہے۔ مگر حالات ایسے ہی ہیں جیسے جنگ بدر کے وقت رونما تھے۔ جماعت کے خوشحال اور فارغ البال لوگ اپنے بہترین دل و دماغ رکھنے والے بچوں کو عربی زبان کی تحصیل کے لئے مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں۔ اس سال کی مجلس مشاورت کے فیصلہ کے پیش نظر عرصہ تعلیم کو بالکل کم کر دیا گیا ہے۔ اور معیار تعلیم کو بلند کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ آئندہ انگریزی مڈل یا میٹرک پاس تعلیم کیلئے طالب علم لئے جائیں۔ اور تین یا چار سال کے عرصہ میں مدرسہ احمدیہ کا نصاب ختم کرا دیا جائے۔ تاکہ وہ جامعہ احمدیہ میں داخل ہو کر دو سال اور تعلیم حاصل کر کے مولوی فاضل کا امتحان دے سکیں

اس سلسلہ میں عام طور پر جو مشکلات امراء اور دولتمند احباب کی طرف سے بیان کی جاتی ہیں۔ ان میں سے سب سے بڑی مشکل بچے کا مستقبل اور اس کی اعلیٰ تعلیم کا سوال ہے۔ مگر جیسا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کم سے کم عربی نصاب کے ختم کرا دینے کی وجہ سے یہ راستہ بچے کی اعلیٰ تعلیم میں روک نہیں۔ مولوی فاضل کرنے کے بعد اور آسانی سے تھوڑے سے خرچ میں ایف۔اے بی۔اے، ایم۔اے کا امتحان پاس کر سکتا ہے۔ اور ان میں سے ذہین اور ہوشیار لڑکے اپنے مستقبل کو شاندار بنانے میں کسی گریجوایٹ سے پیچھے نہیں رہ سکتے۔ اور آجکل کے حالات کے پیش نظر یہ ظاہر ہے کہ ترقی کے مواقع اسی شخص کو حاصل ہوتے ہیں۔ جو بے نظیر ذہانت اور اور غیر معمولی دل و دماغ کا آدمی ہو۔ ورنہ کسی کالج سے محض بی۔اے یا ایم۔اے پاس کر لینا ہرگز ذریعہ کامیابی نہیں۔ پھر آجکل کی اقتصادی اور سیاسی حالت کو دیکھتے ہوئے ملازمت کے لئے پڑھنا جنت الحمقا

کتب منشی۔ منشی عالم۔ منشی فاضل
ادیب۔ ادیب عالم۔ ادیب فاضل
کی نئی اور سیکنڈ ہینڈ کتب ملنے کا
پتہ ملک بشیر احمد تاجر کتب
کشمیری بازار لاہور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی سیر کرنے کے مترادف ہے - دنیا کے حالات بسرعت تبدیل ہو رہے ہیں اور وہ وقت بالکل نزدیک ہے جب کہ ایک ہندوستانی کا ذہن اس بیماری سے نجات حاصل کرے - کہ وہ کسی ملازمت کے لئے تعلیم حاصل کر رہا ہے زمین ہند اپنے رہنے والوں کو اس خیال کے چھوڑنے پر مجبور کر دے گی - تعلیم کی اغراض صرف یہی ہونگی کہ وہ ذہنی ترقی کا سب سے بڑا سبب ہے دنیا میں اب بہترین ذرائع آمدن تجارت اور صنعت و حرفت ہے - اور ہندوستان کا باشندہ ایک نہ ایک دن اسے اختیار کرنے پر مجبور ہو جائے گا - پھر جس بات کو انجام کار اختیار کرنا ہے - اسے پہلے ہی کیوں نہ اختیار کیا جائے - اور جیسا کہ میں عرض کر چکا ہوں زبان عربی کی تاثیر ہرگز ہرگز اس قسم کی اقتصادی ترقی اور علمی تعلیم کے حصول میں روک نہیں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اسوۂ حسنہ جماعت کے سامنے ہے - جو حضور کے دو صاحبزادے مولوی فاضل پاس کر کے اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ہیں - اور اس وقت مدرسہ احمدیہ میں حضور کے چار صاحبزادے عربی تعلیم پا رہے ہیں - حضور کا یہ نمونہ جماعت کے لئے خضر راہ ہے - اس کے علاوہ اگر جماعت کے دولت مند لوگ اپنے انگریزی مڈل یا میٹرک پاس بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرائیں - تو آمدن کی زیادتی کی وجہ سے مدرسہ کی حالت بھی اچھی ہو سکتی ہے - اور اس کے اندر وہ تمام خوبیاں پیدا کی جا سکتی ہیں - جو دماغی ترقی وسعت معلومات اور اعلیٰ ماحول کے لئے ضروری خیال کی جاتی ہیں - پس مبارک ہیں وہ جو ابراہیمی اخلاص کے ماتحت اس وادی میں جو بظاہر غیر ذی زرع معلوم ہوتی ہے اپنے ہونہار بچوں کو بٹھا کر ابراہیمی برکات حاصل کریں -

خاکسار سیف الرحمن - مجاہد تحریک جدید قادیان

اہم ملکی حالات اور واقعات

گورنر بنگال کی خدمت میں ہندوؤں کا وفد اور وزیر اعظم

بنگالی ہندوؤں کے ایک وفد کے گورنر کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک میمورنڈم پیش کرنے کی خبر کل شائع کی جا چکی ہے - بنگال کے وزیر اعظم مسٹر فضل الحق نے ۲۹ مئی کو اس کے متعلق ایک بیان پریس کو دیا جس میں لکھا ہے کہ مجھے اس میمورنڈم سے سخت قلبی اذیت ہوتی ہے - اور اس سے میرا دل ٹوٹ گیا ہے - میں اپنے صوبہ میں ہندو مسلم اتحاد کی جو سرگرم کوشش کر رہا تھا - اس کے متعلق میری تمام امیدیں خاک میں مل گئی ہیں - ہندوؤں نے لکھا ہے کہ وہ اس بات کو بخوبی محسوس کر چکے ہیں - کہ گذشتہ دو برس میں ان کے حقوق پر بتدریج چھاپے مارے جا رہے ہیں - اور انہیں سیاسی - اقتصادی اور تمدنی لحاظ سے کمزور کرنے کے لئے مخالف طاقتیں متحد ہو چکی ہیں - وزیر اعظم نے اس میمورنڈم پر دستخط کرنے والے ہندوؤں کو چیلنج کیا ہے - کہ واقعات کی روشنی میں اس الزام کو درست ثابت کریں - آپ لکھتے ہیں - کہ بعض اخبارات میں اس قسم کے غیر ذمہ دارانہ بیانات شائع ہوتے رہتے ہیں - لیکن میں نے کبھی انہیں درخور اعتنا نہیں سمجھا مگر اس پر تو کئی ذمہ دار ہندو لیڈروں کے دستخط ہیں اس لئے میں انہیں چیلنج دیتا ہوں - کہ وہ ثابت کریں - کہ ان کی قوم کو کیا نقصان پہنچا ہے - دستخط کنندگان میں کئی میرے ذاتی دوست ہیں - لہذا میں ان سے ہندوؤں کی حق تلفی کی معین مثالیں دریافت کرنا چاہتا ہوں - اور ہندوؤں کو سیاسی اقتصادی اور تمدنی لحاظ سے کمزور کرنے کے لئے متحدہ محاذ کے قیام کا جو انہوں نے ذکر کیا ہے - اس کی بھی شہادات چاہتا ہوں - بیان کے آخر میں آپ نے لکھا ہے کہ میں اپنے دوستوں سے اپیل کرتا ہوں - کہ الزامات کے متعلق صرف اعداد و شمار مہیا کریں

ہوم منسٹروں کی کانفرنس کی کارروائی

حال ہی میں شملہ میں ہندوستان کے تمام صوبجات کے ہوم منسٹروں کی جو کانفرنس منعقد ہوئی ہے - اس کے متعلق ایک سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے - جس میں لکھا ہے کہ اس میں محکمہ پولیس کے انچارج بھی شریک ہوئے - بعض صوبجات کے وزراء اعظم بھی تھے - حکومت ہند کے ہوم ممبر کے علاوہ اس کے محکمہ سراغرسانی کے ڈائرکٹر بھی شریک تھے - پولیس افسروں نے اپنے علیحدہ اجلاس بھی منعقد کئے - جن میں ایڈمنسٹریشن کے متعلق بعض اصطلاحی امور پر غور کیا - اور ان کے پاس کردہ ریزولیوشنوں پر وزراء کی کانفرنس میں بھی غور کیا گیا - فیصلہ کیا گیا - کہ تمام صوبجاتی حکومتیں فرقہ دارانہ نوعیت کے پروپیگنڈا اور تشدد کی انگیخت کے انسداد کے لئے متحدہ کارروائی کریں - اور اس غرض کے لئے فرقہ پرست اخبارات پر کنٹرول قائم کریں - اس کانفرنس نے مرکزی حکومت سے درخواست کی ہے - کہ دفعہ ۱۵۳ الف کے متعلق صوبجاتی حکومتوں کو جو مشکلات پیش آتی ہیں - ان کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے نفاذ کے متعلق ایک رپورٹ تیار کرے - اور ممکن ہو - تو قانونی مشیروں کی امداد سے اس میں ایسی ترمیم کرے - کہ جو صوبجاتی حکومتوں کی مشکلات کا ازالہ کر سکے - اور اس سلسلہ میں جو تجاویز ہوں - انہیں باقاعدہ طور پر شامل قانون کرنے سے قبل صوبجاتی حکومتوں کی رائے بھی دریافت کر لی جائے - ایک فیصلہ یہ ہوا - کہ مختلف علاقوں میں فرقہ وارانہ فسادات کے خطرہ کے انسداد کے لئے صوبجاتی حکومتیں ایک دوسری کو اپنی سکیموں سے مطلع کریں - نیز یہ کہ سرکاری افسروں کو پریس اور پلیٹ فارم کے حملوں سے محفوظ رکھنے کے لئے ضابطہ فوجداری میں ترمیم کی جائے - اور اسے قابل دست اندازی پولیس جرم قرار دیا جائے - لیکن بددیانت افسروں کو پناہ نہ دی جائے - بلکہ اس قانون کا استعمال صرف غلط بیانات کی صورت میں کیا جائے - اس کے علاوہ پولیس اور پبلک کے تعلقات کی نوعیت پر بھی بحث کی گئی - پاس شدہ ریزولیوشن محض سفارشی حیثیت رکھتے ہیں - جنہیں صوبجاتی حکومتوں کے پاس بھیج دیا جائے گا اور وہ جب ان پر غور کر چکیں گی - تو پھر ایک اسی قسم کی کانفرنس کے انعقاد کی تجویز پر غور کیا جائے گا -

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کانگرس کی اندرونی خرابیوں کو دور کرنے کی تجویز

مسٹر بوس کے فارورڈ بلاک کی وجہ سے چونکہ کانگرس کے اندر خانہ جنگی کا احتمال ہے - اس لئے اس صورت حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے کانگرس ہائی کمانڈ کے سامنے بعض اہم تجاویز ہیں - اور جو لوگ کانگرس اور فارورڈ بلاک کے حالات کا بہ نظر غائر مطالعہ کر رہے ہیں - ان کی رائے ہے - کہ کانگرس کی اندرونی خرابیاں ہی در اصل اس کی کمزوری کا موجب ہیں - لہذا انہیں دور کرنے کے لئے آئین میں مناسب تبدیلیاں کی جائیں - انتخابات میں جعلی پرچیوں کی بیماری عام ہے - اس کے انسداد کے لئے ووٹروں کی شناخت کے متعلق مناسب انتظامات کئے جائیں گے - اور ووٹر کارڈ جاری کئے جائیں گے - پھر ایک خیالی

کارخانہ اسلامی بھائیوں کی دوکان رجسٹرڈ کشمیری بازار لاہور کا تیار کردہ سولہ پھولوں کا مجموعہ گلزار ایسنٹ فلاور استعمال کیا کریں (منیجر)

یہ ہے۔ کہ بعض لوگ عہدہ حاصل کرنے کے لئے اپنے حمایتیوں اور دوستوں کو کانگرس میں شامل کرا دیتے ہیں۔ اس لئے تجویز کی جا رہی ہے۔ کہ چند سالوں کی ایک حد مقرر کر دی جائے اور اتنا عرصہ پورا کئے بغیر کوئی ممبر عہدیداری کے لئے امیدوار کے طور پر کھڑا نہ ہو سکے۔ نیز عہدیداران کے لئے کھدر پوشی کو لازمی قرار دیا جائے جس پر ہر وقت عمل ضروری ہو۔ تا کہ جو لوگ حقیقتاً کانگرسی نہیں بلکہ محض عہدوں کے لالچ سے اس میں شامل ہیں۔ ان کو علیحدہ کیا جا سکے اس کے علاوہ دفتروں کی فہرستوں اور ممبر شپ کے فارموں کے معائنہ کے لئے انسپکٹر مقرر کئے جائیں گے۔ ڈیلیگیٹوں کی اہلیت کی شرائط کو زیادہ سخت کر دیا جائے گا۔ اور اس کے لئے بھی ایک خاص عرصہ تک پہلے سے ممبر ہونا ضروری قرار دیا جائے گا۔ نیز عہدیداران کے لئے بعض جسمانی مشقتوں کی پابندی بھی لگا دی جائے گی۔ ایک تجویز یہ بھی ہے۔ کہ وزراء ان کے سیکرٹری ممبران اسمبلی اور ڈسٹرکٹ و لوکل بورڈوں کے ممبر کانگرس میں کوئی عہدہ نہ حاصل کر سکیں۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ گاندھی جی ان تجاویز پر بہت توجہ دیں گے۔ اور انہوں نے بعض تجاویز خود بھی سوچ رکھی ہیں۔ جن سے ان خرابیوں کا ازالہ ہو سکے گا۔ جو کانگرس کے ضعف کا موجب ہو سکتی ہیں۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

یورپ کی متوقع جنگ اور امریکہ

شکاگو سے ۲۹ مئی کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وزیر خارجہ مسٹر کارڈل ہل نے تقریر کی جس میں کہا۔ کہ اسوقت یورپ کے ڈکٹیٹر امن و امان کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں امریکہ کی طرف سے غیر جانبداری کے اعلانات ایک دلفریب دھوکا ہے جو دنیا کو دیا جا رہا ہے۔ یہ غیر جانبداری امریکہ کے لئے کسی صورت میں بھی مفید نہیں ہو سکتی۔ بلکہ اسے سخت نقصان پہنچائے گی۔ اسوقت ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ امریکہ کمزور طاقتوں کا ساتھ دے۔ اور جس حالت میں کہ یورپ جنگ کی آگ کے کنارے پر بیٹھا ہے۔ اسے چاہئے کہ غیر جانبداری کے ڈھونگ کو ترک کر دے اور میدان میں نکل کر کسی نہ کسی کے ساتھ شامل ہو جائے۔ کیونکہ امریکہ کا فائدہ اسی میں ہے۔

حکومت یوگوسلاویہ اور جمہوریتیں

انگلستان اور فرانس کے پریس میں یوگوسلاویہ کے ڈکٹیٹروں کے ساتھ ملکر جمہوریتوں کے مخالف محاذ میں شریک ہو جانے کی خبروں کی اشاعت پر تنقید کرتے ہوئے سفیر یوگوسلاویہ مقیم پیرس نے کہا۔ کہ ان اخبارات کو ہمارے خلاف ایسا پروپیگنڈا کرنے سے قبل اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھنا چاہئے۔ کہ ان کے ممالک کا اپنا رویہ کتنا قابل اعتراض رہا ہے۔ یونان اور پولینڈ کو برطانیہ اور فرانس نے حفاظت کا پورا پورا یقین دلایا اور ان کی آزادی کی حفاظت کی ضمانت دی۔ لیکن یوگوسلاویہ کو ایسی ضمانت دئے جانے کی کوئی پیشکش ان کی طرف سے نہیں کی گئی۔ لہذا ہم جو کچھ کر رہے ہیں۔ اپنی بہتری اور حفاظت کے لئے کر رہے ہیں۔ ہم نے اٹلی اور جرمنی کے ساتھ ایسا کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔ جس کا مقصد برطانیہ اور فرانس کے خلاف محاذ میں شرکت ہو۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اینگلو ٹرکش معاہدہ کی اہم دفعات

حکومت ہائے انگلستان و ترکی میں حال میں جو معاہدہ ہوا ہے۔ اس کی دفعات کا خلاصہ اخبار سنڈے ایکسپریس نے شائع کر دیا ہے۔ جن میں سے ایک یہ ہے کہ اگر دونوں ممالک میں سے کسی ایک ملک پر حملہ ہوا۔ تو حملہ آور کو دونوں ممالک اپنا مشترکہ دشمن تصور کریں گے۔ اور ملکر اس کا مقابلہ کریں گے۔ برطانیہ اور فرانس کے بحری بیڑوں کے لئے ترکی دردانیال اور آبنائے باسفورس کے تمام رستے کھول دے گا۔ حتی کہ ان ممالک کو استنبول کو بھی بحری مستقر کے طور پر استعمال کرنے کی اجازت ہو گی۔ اور وہ وہاں اڑھائی لاکھ تک فوج جس کے ساتھ حسب ضرورت ٹینک۔ طیارے اور توپیں ہوں۔ اتار سکیں گے۔ اور اس مستقر کو حیفہ کی پائپ لائن۔ نہر سویز اور فلسطین کی حفاظت کے لئے استعمال کیا جا سکے گا۔ جمہوریتوں کو اس سے ایک فائدہ یہ بھی ہے۔ کہ وہ مصر کی مغربی سرحدوں کے ساتھ جو طرابلس کے اطالوی علاقے سے متصل ہیں۔ یہیں سے رسل و رسائل کا سلسلہ قائم رکھ سکیں گی۔ اس کے مقابلہ میں حکومت برطانیہ کا فرض ہو گا۔ کہ ترکش ساحل کو بحری حملہ سے محفوظ رکھے۔ ترکی پہلے حسب ضرورت اسلحہ چیکوسلواکیہ سے خرید اکرتا تھا لیکن اب برطانیہ سے خریدے گا۔

چین کو جرمنی و اٹلی کی امداد

گو اشتراکیوں کے خلاف معاہدہ میں جاپان اٹلی اور جرمنی کا شریک ہے لیکن چین کو ان دونو حکومتوں کی طرف سے باقاعدہ امداد مل رہی ہے۔ اور باوجود اس کے کہ جاپان نے بارہا اس کا شکوہ کیا ہے۔ اور انہوں نے آئندہ مجتنب رہنے کا وعدہ بھی بارہا کیا ہے۔ یہ سلسلہ بدستور جاری ہے۔ جاپانی اخباروں کا بیان ہے کہ گذشتہ ایک سال میں ان ممالک نے چین کو جو سامان بھیجا ہے۔ وہ بہت زیادہ ہے۔ گذشتہ سال جرمنی و چین کے مابین ایک معاہدہ مکمل ہوا۔ جس کے رو سے جرمنی چین سے خام اجناس لیتا اور اس کے معاوضہ میں چھ لاکھ پونڈ مالیت کے چاقو اور چھتے وغیرہ اسے دیتا ہے۔ اسکے علاوہ ان دونوں کے مابین۔ اب ایک جدید معاہدہ زیر تجویز ہے۔ جس کے رو سے چین ۳۷ لاکھ پونڈ سالانہ کی خام اشیاء دے کر جرمن ساخت کا مال خریدا کرے گا۔ اٹلی کی چین کو امداد گو اتنی تو نہیں جتنی جرمنی کی ہے تاہم چین کی ہوائی طاقت میں روسی طیاروں کے بعد زیادہ تر اطالوی طیارے ہی کام کرتے ہیں۔ جن پر کام کرنے والے ماہرین بھی اطالوی ہیں۔ اس صورت حالات پر جاپانی پریس بہت ناراض ہو رہا ہے۔ ایک اخبار نے تو صاف لکھدیا ہے۔ کہ اگر ان دونو ملکوں نے اپنے رویہ میں تبدیلی نہ کی۔ تو جاپان کے ساتھ ان کے دوستانہ تعلقات جلد منقطع ہو جائیں گے۔

جرمنی سپین سے کیا چاہتا ہے

لنڈن سے آمدہ ۲۹ مئی کی اطلاعات سے پایا جاتا ہے۔ کہ ہٹلر جنرل فرینکو کی مرضی کے خلاف سپین پر اپنا تسلط و اقتدار قائم کرنا چاہتا ہے۔ فتح کی پریڈ کے بعد اٹلی نے تو اپنی کچھ فوج واپس بلا لی ہے۔ لیکن جرمنی نے قریباً ساڑھے سات سو سپاہی وہاں اور بھیجدیئے ہیں۔ حالانکہ بہترین توپوں طیاروں اور دوسرے سامان حرب سے مسلح دس ہزار پہلے سے موجود ہیں۔ ہٹلر کی طرف سے فرینکو کو بار بار یہ جتایا جا رہا ہے۔ کہ اس کی فتح جرمن افواج کی بدولت ہے۔ اور کہ جب تک ان کی امداد کا معقول معاوضہ ادا نہ کیا جائے گا۔ جرمن افواج برابر سپین میں موجود رہیں گی۔ فرینکو نے کہا ہے۔ کہ خانہ جنگی نے سپین کو اقتصادی لحاظ سے اس قدر تباہ کر دیا ہے۔ کہ فی الحال اس کی طرف سے کسی قسم کا معاوضہ ادا ہونے کی کوئی صورت نہیں۔ اور اس لئے اسوقت اس سوال کو نظر انداز کر دیا جائے۔ لیکن ہٹلر اسے تسلیم کرنے پر آمادہ نہیں۔

جنرل فرینکو نے یہ بھی کہا ہے۔ کہ اس پر اٹلی و جرمنی کا کوئی احسان نہیں۔ بلکہ ان دونو ملکوں سے مدد لیکر اس نے ان پر احسان کیا ہے کیونکہ ان دونو کی یہ خواہش تھی۔ کہ بحیرہ روم میں کمیونزم نہ پھیلنے پائے اور اس طرح اس نے یورپ کے مغربی ممالک میں اس کی اشاعت کی روک تھام کا انتظام کر دیا ہے۔